درجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بدستور کمزور ہے خدا تعالےٰ رحم فرمائے۔ پہاڑ پر جانے کا ارادہ ہے۔

جمعہ اور جمعرات کو بارش ہوتی رہی کبھی رک جاتی تھی کبھی شروع ہو جاتی تھی ۲۶۔ اگست کو مطلع ابر آلود رہا۔ ۲۷۔ اگست کو آفتاب بالکل بے نقاب ہو گیا۔

۲۱۔ اگست۔ حضرت نے ہمارے عزیز دوست مرزا معظم بیگ صاحب کا نکاح جناب مرزا حسین بیگ صاحب کی بڑی صاحبزادی عارفہ بیگم سے مبلغ دو سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ خداوند کریم جانبین کے لئے مبارک کرے۔

بٹالہ سے ماسٹر محمد طفیل صاحب و شیخ فضل حق صاحب ۲۷۔ اگست کو تشریف لائے۔

اخبار احمدیہ

ڈیرہ غازیخاں سیلاب سے بچ گیا

بہادر بابو محمد اکبر خانصاحب لکھتے ہیں:۔ کہ ایک عرصہ بارش نہ ہونے کے بعد یکلام علاقہ ڈیرہ غازیخاں میں ایسی بارشیں شروع ہو گئیں کہ اللہ کی پناہ۔ جدید شہر ڈیرہ غازیخاں کی شرقی جانب ایک نہر بہتی ہے۔ اور شمالی جانب بھی ایک چھوٹا نالہ ہے۔ بارشوں کی وجہ سے رود کوہی کا پانی بڑی کثرت سے جمع ہو کر ان دونوں نالوں کے کناروں کے ساتھ آکر جمع ہو گیا۔ یہ پانی اس قدر زور شور سے آیا کہ نالوں کے بند ٹوٹنے اور شہر کے غرقاب ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ چنانچہ اس خطرہ کے وقت حضور خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کے لئے ضروری تار دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ پانی کے شہر کی طرف رخ کرنے سے پہلے ذمہ وار حکام نے دوسری جانب نالہ کے بند کاٹ کر پانی جانیکا راستہ پیدا کر دیا۔ اور پانی نے خود بھی اسی طرف راستہ نکال لیا اور اس طرح شہر غرقابی سے بچ گیا۔ ورنہ خدا جانے کیا ہوتا۔ پھر بھی دوسری طرف پانی چلنے سے بہت سا نقصان ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ دور تک میلوں پانی چلا گیا ہے۔ کئی بستیاں ڈوب گئی ہیں اور زراعت کا از حد نقصان ہوا ہے۔ اگرچہ ہمارا ایمان ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل ہوا ہے۔ تاہم مقامی حکام کی ہمت قابل داد ہے۔ کاش یہ لوگ سوچیں کہ آئے دن یہ

یہ عذاب کیوں آرہے ہیں۔
ایڈیٹران کا تار آیا تھا۔ یہ قبولیت دعا کا نشان ہے

احمدی احتیاط کریں

ویسے تو مدت سے احمدیہ جماعتوں کو طرح طرح کے دھوکے دینے والے سائل ملتے رہتے ہیں۔ حال میں میری غیر حاضری میں ایک عورت حضرت صاحب کے ایک خط میں ناجائز تصرف کرکے مبلغ پچیس روپیہ سخت مکرو فریب سے ایک معزز بھائی سے لے گئی ہے۔ قادیان میں بیان کیا کہ ہا عنبا پورہ کی رہنے والی ہوں۔ لاہور میں کہا کہ راولپنڈی رہتی ہوں۔ اور اپنی جھوٹی مصیبتیں بیان کیں۔ اب چونکہ وہ پچیس روپے لے گئی ہے یہ لالچ اُسے ضرور برباد کرے گا۔ ممکن ہے کہ اور جگہ پہنچے۔ اور سند آنحضرت صاحب سے وعدہ کی مدد بیان کرکے چند دن کے لئے احباب کو مائل کرے۔ کہیں تو یہ بیان کرتی ہے کہ اُس کے لڑکے کو پھانسی کا حکم ہوا ہے اپیل دائر کرنی ہے باقی ہوئی ہے۔ یقیناً اس کے ساتھ کوئی پڑھا لکھا آدمی بھی شامل ہے احباب مطلع رہیں۔

(حکیم محمد حسین قریشی لاہور)

ایک طالبعلم کو بوجہ احمدی ہونیکے مدرسہ دیوبند میں داخل نہ کیا گیا

ہمارے پاس ہمارے ایک احمدی بھائی الطاف حسین صاحب احمدی ساکن انچولی ضلع میرٹھ کا ایک لمبا مضمون آیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کو ان کے والد صاحب (جو غیر احمدی ہیں) مدرسہ عربیہ دیوبند میں داخل کرانے کے لئے لے گئے۔ لیکن وہاں کے مہتممین صاحب نے ان کو داخل کرنے سے اس لئے انکار کر دیا کہ یہ احمدی ہے اور الگ نماز پڑھتا ہے۔ افسوس ہے تعصب کی حد ہو گئی۔

کوائف مونگیر

۴۔ ۵۔ اگست کے جلسہ احمدیہ کے بعد مخالفین نے کچھ افتراپردازیاں شروع کیں جس کے جواب میں احمدیوں نے ایک بڑا اشتہار شائع کیا۔ ۱۰۔ اگست کو حکیم صاحب نے پھر ایک تقریر حکیم سلطان احمد صاحب کے مکان پر کی مقابلہ کے لئے کچھ لوگ آئے جن کو معقول جواب دیئے گئے۔

احمدی مستری درخواست کریں

کوئی احمدی مستری بھائی جو موٹر کارٹ اور موٹر سائیکل کے پرزوں سے اچھی طرح واقفیت رکھتے ہوں ٹوٹے ہوئے پرزوں کو بنا بھی سکیں۔ اگر ڈرائیور بھی ہوں تو اچھا ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ سے ہوں۔
"شیخ احمد اللہ صاحب احمدی ہیڈ کلرک لال کرتی (راولپنڈی)

درخواستہائے دعا

ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر احباب احمدی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایک ابتلاء میں ہیں۔ ایک رویا کی بنا پر انھوں نے اللہ تعالیٰ کی حضور منت مانی ہے کہ اگر کامیاب ہو گئے تو ایک اشرفی ترقی اسلام فنڈ میں دیں گے۔ احباب خاص طور پر دعا کریں

برادر محمد الدین دولووالی ایک سال سے خود اور ان کی بیوی بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامیابی اور صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

بابو دین محمد صاحب احمدی کلرک ملٹری اکونٹنٹس آفس لاہور کے ہاں ۱۸۔ اگست کو لڑکا پیدا ہوا۔ خدا خادم دین بنائے

تلاش عزیز

میرے ایک معزز رشتہ دار کا لڑکا جس کی عمر گیارہ سال۔ رنگ گورا چہرہ گول آنکھیں نیلی اور نام عبدالرحمن ہے۔ گم ہو گیا ہے۔ والدین اور دیگر رشتہ دار سخت اضطراب میں ہیں اگر کسی صاحب کو کہیں اس حلیہ کا لڑکا ملے تو وہ اسے اپنی تحویل میں لے کر براہ کرم مجھے یا مرزا سلطان احمد صاحب پٹی ضلع لاہور کو بہت جلد اطلاع بخشیں بڑی نوازش اور مہربانی ہوگی (غلام نبی بلانوی)

فہرست نومبائعین

(بابت ماہ اگست ۱۹۱۷ء)

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۷ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں ان کو شائع کر دیا جاتا ہے اور انھیں کا یہ نمبر شمار ہے (ایڈیٹر)

نمبر	نام	مقام
۹۳۹	فیروز الدین صاحب ولد غلام رسول	شاہ پور
۹۴۰	محمد شریف خاں صاحب	جالندھر
۹۴۱	اہلیہ منشی خاں صاحب	"
۹۴۲	میاں بھومن صاحب	پٹیالہ
۹۴۳	محمد عبد القادر صاحب	حیدر آباد دکن
۹۴۴	عبد اللہ ولد محمدی صاحب ..	ہوشیار پور
۹۴۵	مساۃ چندا بی بی صاحبہ ..	حیدر آباد دکن
۹۴۶	" رحماں بی بی صاحبہ ..	"
۹۴۷	سید فضل شاہ صاحب ..	ملتان
۹۴۸	شیر محمد صاحب	ڈیرہ غازیخان
۹۴۹	محمد بخش صاحب	گورداسپور
۹۵۰	اہلیہ مہر محمد خان صاحب شہاب مالیر کوٹلوی	قادیان
۹۵۱	منشی خاں صاحب	چھاؤنی لاہور
۹۵۲	رحمت خاں صاحب	شملہ
۹۵۳	شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم	امرتسر

ضرورت نکاح

میں عبد الحق عمر ۳۸ سال ہے ہندوستان میں پارچہ فروشی کا کام کرتا ہوں۔ ۱۵ روپے ماہوار آمد ہے ذات کھرل سیاہی کسی زمیندار قوم کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ خط وکتابت بمعرفت [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دار الامان ۲۸ - اگست ۱۹۱۷ء

ابو الانبیاء ابراہیم علیہ السلام اور آفتاب

انبیاء جن کی ہر رگ وپے - آب وگل اور سرشت میں ہی یہ عزم ودیعت کیا جاتا ہے - کہ وہ عمارات شرک کو منہدم کریں - ان کے متعلق یہ وہم کرنا بھی ان کی جلالت وعظمت اور شان نبوت کا خیال کرتے ہوئے کفر تک پہنچتا ہے کہ وہ شرک سے کبھی ملوث ہوتے یا کسی غیر اللہ کی چمک دمک اور رفعت ان کے لئے حقیقی معبود رب العالمین سے ایک آنی برگشتگی یا دھوکہ دہی کا موجب ہوئی ہو۔ لیکن حنیف اعظم - انبیاء کے جد - اللہ کے خلیل - جناب ابراہیم جن کے نمونہ کی پیروی کا ارشاد انبیاء کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ کو بھی ہوتا ہے ان کے متعلق جناب ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کا یہ خیال ہرگز درست نہیں ہو سکتا کہ :-

"آفتاب کی عظمت وجلال نے نہ صرف ابراہیم کی باریک بین نگاہوں کو دھوکہ میں ڈال دیا تھا بلکہ ایک مہذب قوم کے دل ودماغ کو بھی متاثر کر دیا تھا" (وکیل مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۷ء)

اگر اس زمانہ کی کوئی "مہذب" یا "متمدن" قوم ایسی ہوتی جس کی بزرگی اور تہذیب سے جناب اقبال اس قدر مرعوب ہیں کہ حضرت ابراہیم ایسے عظیم الشان انسان کو بھی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے "کان امۃ" اس قوم سے عرفان الٰہی میں گھٹیا بتلاتے اور خطا پر فرماتے ہیں کہ ابراہیم کو تو عظمت آفتاب سے دھوکہ لگا ہی تھا - مگر غضب تو یہ ہوا کہ ایک مہذب قوم کا دل ودماغ بھی اس سے متاثر ہو گیا تو ہمیں ان سے اختلاف کرنے کی ضرورت نہ پڑتی - لیکن مشکل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس قوم کی نسبت فی ضلٰل مبین کا فتویٰ صادر فرما چکا ہے یعنی وہ کھلی کھلی گمراہ اور سیدھی راستہ سے بھٹکی ہوئی قوم تھی اس لئے کس طرح مان لیا جائے کہ یہ انکشاف عجیب خیال آرائی اور احتمال آفرینی سے زیادہ وقعت رکھتا ہے - پس کوئی مومن حضرت ابراہیم کے متعلق جو اپنے وقت میں توحید کے واحد علم بردار اور خلیل اللہ کے لقب سے ملقب تھے - ایک سکنڈ کے لئے بھی یہ وہم نہیں کر سکتا کہ کبھی تجلیات آفتاب نے آپ کے دل پر اس قدر اثر کیا تھا اور آپ اس قدر مرعوب ہو گئے تھے کہ اس کو اپنا معبود حقیقی سمجھ لیا -

حضرت ابراہیم کے متعلق ایسا ہی خیال ۱۹۱۲ء میں ابو الکلام صاحب آزاد نے اپنے اخبار میں شائع فرمایا تھا جس کی تردید الفضل میں کی گئی تھی اب بھی ہم چاہتے ہیں کہ تذکیر کے لئے برعایت اختصار کچھ عرض کر دیں

قرآن کریم کی جن آیات کو پیش نظر رکھ کر یہ غلط خیال اپنے دل میں جاگزیں کیا جاتا ہے ان کے سیاق وسباق کو دیکھنے سے روشن ہو جاتا ہے کہ وہاں حضرت ابراہیم نے اجرام فلکی کو درجہ ربوبیت نہیں دیا - بلکہ اپنی گمراہ قوم کو اسی کے مسلمات کی رو سے ہدایت کا سبق دے رہے ہیں - لیکن مشکل تو یہ ہے کہ غلط خیالات اور روایات کو اپنے ذہن سے نکال کر دیکھے اور سمجھے کون؟ جبکہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کی مخالفت کی وجہ سے اللہ نے فہم قرآن کی توفیق ہی چھین لی ہے - اور آپ کے متبعین کے لئے مخصوص ہے ورنہ کبھی حضرت ابراہیم ایسے عظیم الشان نبی پر چاند - سورج اور ستاروں سے دھوکہ کھا کر ان کو معبود سمجھنے کا بالکل غلط اور بے بنیاد الزام نہ لگایا جاتا - ذیل میں ہم اس کی اصل حقیقت بیان کرتے ہیں -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :- اذ قال ابراهیم لابیه آزر اتتخذ اصناما الهة انی اراك وقومك فی ضلٰل مبین (۶-۷۴) یہ آیت کوکب وقمر وشمس کے مذکور سے پہلی ہے - اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابراہیم نے اپنے "اب" آزر کو کہا کہ کیا تم نے اصنام کو خدا بنا رکھا ہے - (یعنی بنایا ہوا ہے -) میں تو تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی کھلی گمراہی میں پاتا ہوں -

اب اگر اس وقت تک جبکہ حضرت ابراہیم اپنے باپ کو نصیحت فرما رہے ہیں - خود یہ فیصلہ نہیں فرما چکے تھے - اور خود اس بصیرت پر قائم نہیں تھے کہ "خالق کل شئے" کون ہستی ہے جس کا نام دنیا کو پہنچانے کے لئے میں کھڑا کیا گیا ہوں بلکہ حیران و متحیر - بے خبر اور انجان انسان کی طرح جس چیز کو دیکھتے اسی کو اپنا رب کہہ دیتے تو براہ کرم ہمیں آگاہ کیا جائے کہ پھر ان کو آزر اور اسکی قوم کو ضلال مبین میں مبتلا کہنے کا کیا حق تھا اور وہ کیونکر کہہ سکتے تھے - جبکہ خود ہی سیدھے راستہ سے دور تھے - لیکن ان کا اپنی قوم کے عمائد کو بہ بانگ بلند ضلال مبین میں پڑے ہوئے کہنا دلیل ہے اس امر کی کہ جناب ابراہیم خود اول رب العالمین کی ہستی اور حقیقت پر علی وجہ البصیرت ایمان اور یقین رکھتے تھے - اور وہ خوب جانتے تھے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے جب یہ ثابت ہو گیا تو اس سے بعد کے کسی واقعہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ انہیں ہستی باری تعالیٰ کے متعلق دھوکہ لگ گیا تھا اور انہوں نے چاند - سورج اور ستارے کو اپنا معبود سمجھ لیا تھا انبیاء کی شان سے ناواقفیت اور قلت تدبر کا نتیجہ ہی ہو سکتا ہے - ورنہ کوئی دانا اور عقلمند انسان کبھی ایسا نہیں کہہ سکتا - یہی ایک بات الٰہی وزنی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر شرک کا الزام لگانے والوں کا ناطقہ بند کر دینے کے لئے کافی ہے - لیکن تائید مزید کے لئے کچھ اور دلائل بھی پیش کئے دیتے ہیں :-

(۱) خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلما جن علیه الیل راکوکبا قال هذا ربی یعنی جب سورج غروب ہو گیا اور رات نے ان کو ڈھانپ لیا تو انہوں نے ستارہ دیکھ کر کہا یہ میرا رب ہے لیکن فلما افل قال لا احب الافلین - جب وہ غروب ہو گیا تو کہا یہ تو میرا رب نہیں ہو سکتا - کیونکہ اس لئے کہ ڈوب گیا ہے -

اب قابل غور امر یہ ہے کہ کیا وہ اس سے پہلے جانتے تھے یا نہیں کہ یہ ستارہ ڈوبا کرتا ہے صاف بات ہے کہ جانتے تھے کیونکہ ہر روز دیکھتے تھے

بات اور رات کے بعد دن ان پر گذرتا تھا ۔ پس جب وہ اس ستارہ کے غروب ہونے کو پہلے ہی جانتے تھے تو اس وقت اسے کیونکر اپنا رب قرار دے سکتے تھے ۔ اور اگر وہ پہلے ہی لیا تھا تو آپکے ایسی وجہ سے انکار کیوں کیا ۔ جس سے وہ پہلے ہی آگاہ تھے ۔ لیکن بات یہ ہے کہ انھوں نے یہ بات مخالفین پر حجت قائم کرنے کے لئے پیش کی تھی ۔ اور پھر خود ہی اس کی کمزوری اور نقص بیان کرکے اسے رد کردیا ۔

(۲) ان آیات میں پہلے ستارہ پھر چاند اور پھر سورج کو پیش کیا گیا ہے ۔ اس لئے غیر احمدی مسلمان کہتے ہیں کہ پہلے انھوں نے ستارہ کو اپنا رب سمجھا ۔ پھر چاند اور اس کے بعد سورج کو لیکن یہ ترتیب ان کی اس خیال آرائی کو بالکل باطل کردیتی ہے کیونکہ سب سے پہلے انھوں نے سورج دیکھا تھا ۔ جیسا کہ فلما جن علیہ الّیل سے ظاہر ہے اس لئے انھیں اسی کو اپنا رب قرار دینا چاہئے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کو اپنے رب کے پہچاننے میں دھوکہ نہیں لگا تھا بلکہ انھوں نے اس طریق سے کہ پہلے ان کے چھوٹے رب کو باطل کریں پھر اس سے بڑے اور آخر میں سب سے بڑے کو ۔ اس لئے اس ترتیب سے پیش کیا ۔

(۳) حضرت ابراہیم کا ستارہ کو غروب ہوتے دیکھ کر یہ فرمانا کہ لا احب الآفلین ظاہر کرتا ہے کہ وہ ازیں قبیل جس قدر غروب ہونیوالے اجرام ہیں ۔ اور جن میں چاند ۔ سورج بھی آگئے ۔ ان سب میں سے کسی ایک ایک کو بھی ربوبیت کے قابل نہیں سمجھتے تھے ۔ جب یہ ثابت ہوگیا تو پھر وہ چاند اور سورج کو کس طرح اپنا رب قرار دے سکتے تھے ۔

(۴) چاند کے نظروں سے اوجھل ہونے پر حضرت ابراہیم کا یہ فرمانا کہ لئن لم یھدنی ربی لاکونن من القوم الضالین ۔ اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ دیتا تو میں بھی گمراہوں کی قوم میں سے ہوتا ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنے ہادی رب کو خوب جانتے تھے اور اپنی قوم کے مسلمات کو ہی اس کے سامنے بتدریج پیش کرکے انکی کمزوری ظاہر فرما رہے تھے یہی وجہ ہے کہ باوجود اس بات کا اقرار کرنے کے کہ میرے رب نے مجھے ہدایت دی ہوئی ہے ۔ پھر آپ نے سورج کو پیش کردیا ۔

(۵) آپ طلوع شمس کو پیش کرنے کے بعد اس کے غروب ہو جانے پر فرماتے ہیں :- یٰقوم انی بریٔ مما تشرکون ۔ کہ اے قوم میں تمھاری شرک سے بیزار ہوں ۔ حالانکہ اگر آپنے ایمان میں بتدریج اس طرح ترقی کی ہوتی کہ پہلے ستارہ کو اپنا رب جانتے بعد میں چاند کو پھر اس کو چھوڑ کر سورج کو اور اس طرح ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے تو اپنی قوم کو یہ کبھی نہ کہہ سکتے کیونکہ شرک کے تو وہ خود مرتکب ہو رہے تھے ایسی صورت میں دوسروں سے بیزاری کے کیا معنی؟ پھر یہ کہ اپنے نقص کو بھی قوم کی طرف منسوب کردیا ۔

پس حضرت ابراہیم کا اپنی قوم کے عقیدہ مشرکانہ سے نفرت ظاہر کرنا بتلاتا ہے کہ آپنے آفتاب کو اپنا رب نہیں بنایا تھا ۔ بلکہ اپنی قوم کے سامنے طنزاً پیش کیا تھا ۔ کہ کیا یہ رب ہے جو ڈوب جاتا ہے ؟

(۶) اب جبکہ حضرت ابراہیم ستارہ سے لیکر آفتاب تک ان کے تمام معبودان باطل کی منقصت ظاہر کرچکے اور ان کی عدم ربوبیت کو طشت از بام کرچکے ۔ تو چونکہ یہ سوال ہوتا تھا کہ آپ اپنی نسبت کہیئے کہ آپ کس کو رب مانتے ہیں ۔ اس کا جواب حضرت ابراہیم ان الفاظ میں دیتے ہیں ۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ۔ کہ میں جان و دل سے اس ہستی کی طرف متوجہ ہوں ۔ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ۔ میں اس کے سوا کسی کا پرستار نہیں

یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ کسی ایسے انسان کے منھ سے نہیں نکل سکتے جو ابھی ابھی اپنے رب کی معرفت سے اس قدر دور تھا کہ معمولی معمولی چیزوں کو خدا ہی کہہ رہا تھا ۔ بلکہ یہ ایک ایسے پختہ یقین اور ایمان والے انسان کے منھ سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں جو زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والے کو خوب جانتا ہے ۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ وہ اجرام فلکی کو اپنا رب قرار دے لے ۔

(۷) اس کے بعد اگلا فقرہ قال اتحاجونی فی اللّٰہ وقد ھدان بھی ظاہر کرتا ہے کہ یہ مقام بحث کا ہے نہ کہ حضرت ابراہیم کی بتدریجی ترقی ایمان کا تذکرہ ۔ اور پھر آگے آپ فرماتے ہیں ولا اخاف ما تشرکون به ۔ کہ میں تمھاری ان چیزوں کی جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ذرہ پروا نہیں کرتا ۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپکو اللہ تعالیٰ کی ایسی کامل معرفت تھی کہ جو کسی فوری تغیر کا نتیجہ نہیں ہو سکتی ۔

(۸) حضرت ابراہیم اپنے مخالفین کو فرماتے ہیں کہ ما لم ینزل به علیکم سلطٰنا کہ تم جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو اس کی تمھارے پاس کوئی دلیل اور برہان نہیں ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم کے پاس تردید شرک اور اثبات توحید کے منزل من اللہ دلائل تھے ۔ پس جب وہ اپنے پاس دلائل رکھتے تھے تو کس طرح ممکن تھا کہ دھوکہ کھا جاتے ۔

(۹) اس سارے مناظرے کے بیان کرنے کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے :- وتلک حجتنا اٰتینٰھا ابراھیم علٰی قومه نرفع درجات من نشاء ان ربک علیم حکیم ۔ کہ یہ ہماری طرف سے دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلہ میں سکھائی تھی ۔ اور ہم جس کے درجات چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں ۔ تیرا رب علیم و حکیم ہے ۔

اس آیت نے صاف طور پر بتلا دیا ہے کہ اس سے پہلی آیات میں حضرت ابراہیم کے ایک مباحثہ کا ذکر ہے جو انھوں نے اپنی قوم سے شرک کے متعلق کیا ۔ اور جو کچھ پیش کیا وہ خدا کا سکھلایا ہوا تھا ۔ کیا خدا نے خود انھیں دھوکہ دیا تھا ۔ جب یہ نہیں تو یہ بھی غلط ہے کہ آفتاب کی عظمت و جلال نے ابراہیم کی باریک بین نگاہوں کو دھوکہ میں ڈال دیا تھا ۔

مگر کس قدر افسوس نہیں ماتم کرنے کے قابل ہیں وہ لوگ جو قرآن پر تدبر نہیں کرتے اور ایسی ایسی باتیں کہہ ڈالتے ہیں ۔ جن سے انبیاء علیہم السلام کی ذات پر سخت زد پڑتی ہے ۔ ونعوذ باللّٰہ من ذالک ۔ سچ ہے قرآن کا صحیح علم خدا کے برگزیدہ انسان کی اتباع کے بغیر خود بخود حاصل نہیں ہوسکتا ۔ خود بخود فہمیدن قرآن گمان باطل است ۔ ہر کہ از خود آورد او نجس مردار آورد (حضرت مسیح موعود)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض فتوے کھانیکے متعلق

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک بکری بیمار ہوئی۔ اور جب اس کی موت کا خطرہ ہوا تو ایک لونڈی نے اسے نوکدار پتھر سے ذبح کر دیا۔ کیا اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ آپ نے فرمایا جائز ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ایک جگہ پر سمندر کے پیچھے ہٹنے سے ایک مچھلی خشکی پر پڑی رہ گئی۔ کیا اس کا کھانا جائز ہے۔ فرمایا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تمکو رزق ملا ہے۔ اسے کھاؤ۔ اور اگر تمھارے پاس ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں شکار بہت ہوتا ہے۔ اور ہم کمان سے بھی شکار کرتے ہیں۔ اور سکھلائے ہوئے کتے سے بھی اور کبھی بے سکھائے کتے سے بھی۔ ہمیں اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شکار تم کمان سے کرو اور اسپر خدا کا نام لے لو اسے بیشک کھاؤ اور جو شکار تم سکھائے ہوئے کتے سے کرو۔ اور اس پر خدا کا نام لے لیا ہو اسے بھی کھاؤ۔ اور جو شکار بے سکھلائے کتے سے کرو اگر زندہ پکڑ کر ذبح کر لو تو کھاؤ

عدی بن حاتم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میں اپنا شکاری کتا چھوڑتا ہوں اور وہ میرے لئے شکار پکڑتا ہے۔ اور میں اسپر خدا کا نام لے لیتا ہوں اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا جب تو اپنے شکاری کتے سے شکار کروائے اور اسپر اللہ کا نام پڑھے تو کھا۔ جو وہ تیرے لئے بچا رکھے۔ میں نے کہا اگر وہ اسکو مار ڈالے۔ فرمایا خواہ مار ڈالے۔ سوائے اس صورت کے کہ اس کے ساتھ کوئی اور کتا شامل ہوا ہو۔ میں نے کہا میں تیر کے ساتھ شکار مارتا ہوں۔ اس کا کیا حکم ہے فرمایا اگر تیر اس کو زخمی کر دے تو کھالے اور اگر اپنی لمبائی میں لگے (اور جانور مر جائے) تو نہ کھا۔

نبی کریم سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شکار کو تیسرے دن پائے تو کیا کرے۔ فرمایا اگر سڑ نہیں گیا تو کھالے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بعض کھانے ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں کچھ شک معلوم ہوتا ہے۔ فرمایا ایسے کھانے جن میں نصرانیت کی مشابہت ہو گئی ہو تیرے دل میں شک نہ پیدا کریں۔ یعنی وہ یقیناً حرام ہیں۔ شک کے مستحق نہیں۔ مطلب یہ کہ مذہب یہود کے مطابق جو کھانے ہیں وہ تو جائز ہیں۔ اور جو اسپر نصرانیت میں زیادتی ہوتی ہے وہ سب حرام ہیں۔ کیونکہ اس مذہب میں کھانے کے متعلق بہت آزادی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ کیا بھیڑیا کھانا جائز ہے۔ فرمایا کیا کوئی اچھا آدمی بھیڑیا کھاتا ہے۔

رسول کریم سے سوال کیا گیا کہ کیا درندہ کا گوشت جائز ہے۔ فرمایا۔ درندہ کون کھاتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا حرام ہے۔ آپ نے فرمایا یہ جانور میری علاقے میں نہیں ہوتا اس لئے میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ گھی اور دہی اور جنگلی گدھے کا کیا حکم ہے۔ فرمایا جسے خدا نے حلال کیا ہے۔ وہ حلال ہے اور جسے حرام کیا ہے وہ حرام ہے اور جس کا ذکر نہیں کیا اس کی اجازت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ بعض دفعہ ہمارے پاس گوشت آتا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم ہوتا کہ اسپر بسم اللہ پڑھی گئی کہ نہیں اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا بسم اللہ پڑھ لو۔ اور کھالو۔ (یعنی جب ایسے لوگ گوشت لائیں جن کے ہاں ذبح کے وقت خدا کا نام پڑھنے کا رواج ہے۔ ورنہ دوسرے کی نسبت شک نہیں ہوتا کہ اس نے بسم اللہ پڑھی ہے کہ نہیں۔ بلکہ یقین ہوتا ہے کہ نہیں پڑھی۔ ایسا ذبیحہ جائز نہیں)

نظم

فریاد حسن

محمود نام والے او قادیان والے
فاروقی کام والے او قادیان والے

ہے آرزو یہ میری درشن کروں میں تیرا
کفنی گلے میں ڈالے او قادیان والے

آقا مرے دکن میں خادم ترا پڑا ہے
اور پاؤں میں ہیں چھالے او قادیان والے

قدرت جو تو ہے ثانی دکھلا مجھے کرشمہ
مجھ کو تو اب بلالے۔ او قادیان والے

ہے خواہش دلی یہ دیکھوں قدم کو تیرے
صد آب و تاب والے او قادیان والے

فرقت کی تاب و طاقت مجھ میں نہیں ہے آقا
کچھ لطف کر بلالے او قادیان والے

سو سو ابال دل میں اُٹھتے ہیں میرے مولا
سنبھلوں جو تو سنبھالے او قادیان والے

جب سے ہوا ہوں تیرا۔ شیدا فدائی بنکر
کہتے ہیں کہنے والے او قادیان والے

دامن ترا نہ چھوڑوں صد آفتوں میں گر ہوں
ہوں جان کے بھی لالے او قادیان والے

ساقی شراب تیری کرتی نہیں ہے سیری
بھر بھر کے دے پیالے او قادیان والے

کہتی ہے قوم مجھ کو پاگل سڑی کہیں کا
قول ان کے ہیں نرالے او قادیان والے

دیکھوں مکان تیرا۔ جنت نشان تیرا
دار الامان والے او قادیان والے

مرزا حسین یہ تیرا کب تک کریگا گریہ
سن لے تو اس کے نالے او قادیان والے

خاکسار [illegible] احمدی [illegible] حیدرآباد دکن

"کسی بھی غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں"

اگرچہ حکم الٰہی سے حضرت مسیح موعود نے صاف فرمایا ہے کہ:-

"یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب۔ یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو"

مگر پھر بھی بعض لوگ جو درا صل الذین فی قلوبھم زیغ کے مصداق ہوتے ہیں اس حکم خداوندی کو ٹلانے کے لئے بعض متشابہ امور کو ہاتھ میں لے کر جھگڑا کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا حکم کے خلاف بعض دفعہ مباحثوں میں حضرت مسیح موعود کا مندرجہ ذیل حکم پیش کیا جاتا ہے:-

"ایک شخص نے بذریعہ خط کے دریافت کیا کہ میں حج کو جانے والا ہوں۔ وہاں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ادا کرنیکا کیا حکم ہے"

"آپ نے فرمایا کہ وہ ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں پر ابھی اتمام حجت پورے طور پر نہیں ہوا۔ اور وہ بیخبر ہیں۔ جب اتمام حجت ہو لیگا اور وہ انکار کرینگے اور اس قسم کے مشکلات پیش آویں گے تو خود اللہ تعالیٰ کوئی راہ پیدا کر دیگا"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ - پرچہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء)

اگرچہ حضرت مسیح موعود نے ایک خاص موقعہ حج کے متعلق یہ فتویٰ دیا ہے اور وجہ یہ بیان کی کہ وہ بے خبر ہیں ان پر اتمام حجت نہیں ہوا۔ اس سے صاف سمجھا جا سکتا تھا اور سمجھا جاتا ہے کہ یہ فتوے پہلے عام فتوے کی ایک استثناء ہے اور یہ بھی صرف اس وقت تک کہ اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وہ لوگ بے خبر ہیں۔ ہاں یہ موقعہ حج کے علاوہ انہیں بیخبر لوگوں کے پیچھے بھی نماز نا جائز ہے جیسا کہ فتاوےٰ احمدیہ میں شائع ہو چکا ہے کہ ایک عرب صاحب نے جبکہ وہ واپس عرب کو جانے لگے۔ تو ان

غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کا فتویٰ پوچھا۔ تو آپ نے سختی سے منع فرمایا۔ اور جب وہاں کے حالات کے ماتحت دوبارہ عرض کیا گیا کہ وہ بڑے ہی سخت لوگ ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ کچھ ہو ہم ان کے پیچھے نماز کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اگر وہ بے خبر ہیں تو پہلے ان کو خبردار کر دینا۔ پھر اگر وہ تصدیق کریں تو بہتر ورنہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ پس اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ حج کے موقعہ پر بے خبر لوگوں کے پیچھے نماز کی اجازت صرف ایک وقتی فتویٰ ہے۔ جو اسی وقت تک کے۔ جب تک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اس سے پہلا حکم رد نہیں ہو جاتا۔ اور نہ اس سے وہ لوگ مسلمان ثابت ہو جاتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے باوجود اس حکم کے کہ مشرکہ عورت مومن پر حرام ہے۔ لیکن پھر بھی عیسائی جو پرلے درجہ کے مشرک ہیں بسبب اہل کتاب ہونے کے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ایک مسلمان عیسائی عورت سے اسلامی شریعت کے ماتحت نکاح کر سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہے کہ عیسائی مشرک نہیں ہیں تو یہ اس کی حماقت ہوگی۔ اور قرآن شریف کا انکار۔ ٹھیک اسی طرح حج کے موقعہ پر غیر احمدی کے پیچھے ایک وقت خاص تک نماز کا جائز قرار دیا جانا ان لوگوں کے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ باوجود ان کے متعلق فتوےٰ کفر دینے کے بھی ان کے پیچھے نماز جائز رکھی گئی ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ بیخبر ہیں اور قرآن شریف نے انہیں کے اعمال کو ضائع ہونے والے قرار دیا ہے۔ جو خدا کے رسول کی دعوت پہنچنے پر بھی اس کو قبول نہیں کرتے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے:-

"اب دیکھو ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ رسول پر ایمان نہیں لاتے۔ ان کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ خدا ان کو قبول نہیں کرتا اور نیز جب اعمال ضائع ہوئے تو نجات کیونکر ہوگی۔ *

* یہ تمام آیات ان لوگوں کے متعلق ہیں جنہوں نے رسول کے وجود پر اطلاع پائی اور رسول کی دعوت ان کو پہنچ گئی۔ اور جو لوگ رسول کے وجود سے بالکل بے خبر ہے اور نہ ان کو دعوت پہنچی۔ ان کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ان کے حالات کا علم خدا کو ہے۔ ان سے وہ معاملہ کریگا جو اس کے رحم اور انصاف کا مقتضا ہے منہ

حقیقت الوحی صفحہ ۱۲۹

اگرچہ ہم ایسے بیخبروں کی نجات کا فتویٰ بھی نہیں دے سکتے لیکن طرز استدلال مسیح موعود سے اس قدر ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ کفار کے اعمال اس وقت حبط ہوتے ہیں۔ جب اتمام حجت ہو جاوے۔ اب چونکہ اہل مکہ کو اس وقت بے خبر قرار دیا گیا تھا۔ پس حضور کا نماز کے جواز کا فتویٰ وقتی ضرورت کے لحاظ سے دینا صرف اسی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ اس وقت حضور کے نزدیک ان کی نماز ہو جاتی ہوگی۔ اور اگر ان کی نماز ہو جاتی ہوگی تو لازماً مقتدی احمدی کی نماز بھی ضائع نہ ہوتی ہوگی۔ اور یہی اصل ہے جس کی بنا پر تمام دوسرے غیر احمدیوں کے پیچھے نماز حرام قرار دی گئی ہے۔

اگر یہ سوال ہو کہ پھر اسی اصل پر اور بے خبروں کے پیچھے بھی نماز پڑھ لیا کرو تو میرا جواب یہ ہے کہ حج فرائض دین میں سے ہے۔ اور وہ ایسا موقعہ ہوتا ہے کہ ہر طرح امن کو قائم رکھنا حکم الٰہی ہے۔ اور ذرا سی گڑبڑی سے جان کا خطرہ میں پڑ جانا معمولی بات ہے جیسے کہ غیر مقلد مولوی نذیر حسین کا واقعہ شاہد ہے۔ اس لئے دوسرے موقعوں کا اس پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔ اگر ہمیں جب کہ حج ہم پر واجب ہو۔ مکہ میں حج کے لئے جانا فرض نہ ہوتا تو ہرگز وہاں بھی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ادا کرنے کی اجازت نہ ملتی۔ علاوہ ازیں یہ بھی یاد رہے کہ مکہ میں بھی آپ نے علیحدہ نماز پڑھنے کو ہی ترجیح دی ہے۔ (دیکھو فتاویٰ احمدیہ)

اور اگر یہ سوال ہو کہ جس طرح شریعت اسلامی کے ماتحت کسی بھی غیر مسلم کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے خواہ وہ بیخبر ہی کیوں نہ ہو اسی طرح یہاں بھی چاہئے تھا۔ تو میں اس کا جواب یہ دونگا کہ چونکہ اسلام بمقابلہ دوسرے مذاہب بالکل ایک نئی چیز ہے۔ اسلامی عبادات تمام مذاہب کی

عبادات سے علیحدہ ہیں۔ اس لئے کسی غیر مسلم کے پیچھے نماز تو بیشک نہیں ہو سکتی مگر معترض کو چاہئے کہ وہ حضرت عیسیٰ اور اُن کے ماننے والوں کے حالات کو غور سے دیکھے۔ حضرت عیسیٰ خدا کے نبی ہیں۔ یہودی ان کے منکر ہیں۔ لیکن حضرت مسیح خود اور ان کی جماعت انھیں یہودیوں کی اقتدا میں نمازیں پڑھتے رہے۔ بلکہ واقعہ صلیب کے بعد جب مسیح علیہ السلام کشمیر میں چلے آئے تو پیچھے حواری اور دوسرے عیسائی قریبًا ۷۰-۷۵ سال تک قدیم طریق کے مطابق یہودی اماموں کے پیچھے ہی نمازیں پڑھتے رہے۔ کیوں پڑھتے رہے اس کا غالبًا سبب یہ ہے کہ ایک ہی شریعت تھی اور ایک ہی عبادت۔ لیکن مسیح موعود اور اس کی جماعت نے تو بہت جلد تمام غیر احمدیوں سے علیحدگی اختیار کر لی۔

اس سوال کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ چونکہ اہل کتاب یہود کا مذہب در بارہ حلال و حرام وہی ہے جو اسلام کا مذہب ہے سو اس بارہ میں شریعت اسلامی نے بھی یہی کہا کہ تمہارے لئے اہل کتاب کا کھانا حلال ہے اسی طرح اگر وحدت فی العبادت کے سبب وقتی ضرورت کے ماتحت استثنائی طور پر حج کے موقعہ پر غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیدیا تو اس سے وہ لوگ مسلمان ثابت نہیں ہو سکتے۔ اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ غیر احمدیوں کے پیچھے ممانعت نماز کا فتویٰ ٹوٹ گیا۔

بحث کو مختصر کرنے کے لئے اب میں واقعات سے دکھاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا حج کے موقعہ پر غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کی اجازت دینا کیا معنی رکھتا ہے جس وقت وہ فتوے اخبار البدر میں شائع ہوا اور اس سے الحکم نے بھی نقل کیا تو فورًا بعض طبیعتوں میں سوال پیدا ہوا کہ یہ فتوے پہلے فتوے کے خلاف ہے۔ آخر دوبارہ مسئلہ بذریعہ لیڈر قوم حضرت مولٰنا عبدالکریم بحضرت مسیح موعود پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ

”میرا وہی مذہب ہے جو میں ہمیشہ سے ظاہر کرتا ہوں کہ کسی غیر مبائع شخص کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کریں نماز نہ پڑھو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہتا ہے۔ اگر کوئی شخص متردد یا مذبذب ہے تو وہ بھی مکذب ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اس طرح احمدی میں اور اس کے غیر میں تخلیص اور تمیز کر دے“

(الحکم جلد ۸ نمبر ۴۱۔ ۴۲ مجریہ ۳۰ نومبر و ۱۰ دسمبر ۱۹۰۴ء)

اس عبارت میں کوئی ایچ پیچ نہیں ہو سکتی۔ صاف ماننا پڑتا ہے کہ ہر غیر احمدی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ اور جو لوگ حج کے موقعہ پر نماز کے جواز سے اہل مکہ کے مسلمان ہونے کا فتوے نکالتے ہیں انھیں اس فتوے کے ماتحت تمام مکذبین و مترددین و مذبذبین کو کافر ماننا پڑے گا۔

میرے مذکورہ بالا بیان کی سپورٹ میں یہ ایک واقعہ بھی ہے کہ ایک طرف حضرت مولانا نورالدین اعظم فرماتے ہیں کہ:-

”جب کوئی نبی آیا۔ اس کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا وقت باقی رہجاتی ہے؟ ایچ پیچ کوئی اور بات ہے۔..... پہلے نبی آتے رہے ان کے وقت میں دو ہی قومیں تھیں۔ ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ کیا ان کے متعلق کوئی شبہ تمھیں پیدا ہوا اور کوئی سوال اُٹھا کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں جواب تم سمجھتے ہو کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں..... غرض کفر و ایمان کے اصول تم کو بتا دیئے گئے۔ حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے۔ جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔ اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے۔ عربی میں کفر انکار ہی کو بولتے ہیں۔“ (مسلم)

اب ایک طرف تو اس صریح فتوے کو رکھو جس کا ماحصل بجز اس کے کچھ نہیں کہ مسیح موعود کے تمام نہ ماننے والے کافر ہیں۔ اور جو اسکو تسلیم نہ کرے اسے آپ ایچ پیچ کرنیوالا قرار دیتے ہیں۔ لیکن باوجود حج پر جانے والوں کو آپ نے بھی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کی اجازت دی۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ صاحب اگر مولوی صاحب کے نزدیک سب منکران مسیح موعود کافر ہوتے تو وہ کس طرح حج میں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کی اجازت دیتے۔ تو میں اسے یہی کہونگا کہ تو ہی بتا کہ:-

کیا حضرت مولوی صاحب نے تمام منکران مسیح موعود کو کھلے لفظوں میں ویسا ہی کافر نہیں کہا جیسا دوسرے نبیوں کے منکروں کو؟

اور اگر کہا ہے تو پھر تمہارا قیاس فضول ہے کیونکہ تمہارے قیاس کے تو یہ معنی ہیں کہ مولوی صاحب نے سب کو کافر نہیں کہا اور حال یہ ہے کہ آنھوں نے صاف کافر کہا ہے پس بجائے اس قیاس غلط کے یوں سمجھو کہ باوجود ان کو کافر قرار دینے کے بھی بوجہ خاص حالات اور ان کی بیخبری کے ان کے پیچھے نماز کی اجازت دیدی ہے۔ جیسے کہ میں حضرت مسیح موعود کے فتوے کی ضرورت میں بھی بیان کر چکا ہوں۔ اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ کافر قرار دیکر ان کے پیچھے جواز نماز کا فتویٰ دینا بہرحال غلط ہے تو اب تمھیں دو باتوں میں سے ایک کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اور وہ یہ کہ یا تو حضرت مولوی صاحب کے دونوں فتووں میں سے ایک کا انکار کر دو۔ اور نعوذ باللہ اس طرح مولوی صاحب کو اپنے سے بھی کم علم سمجھ لو۔ اور یا یہ تسلیم کر لو کہ شریعت اسلام کے ماتحت یہ جائز ہے کہ اگر کوئی شخص شریعت

---

* بعض غیر مبائعین نے آجکل غیر احمدی کی بجائے لفظ غیر از جماعت لکھنا شروع کر دیا ہے۔ لیکن یہاں حضرت مسیح موعود کے الفاظ ”احمدی اور اس کے غیر“ صاف بتا رہے ہیں کہ احمدیوں کے مقابل غیر احمدی ہیں۔ منہ

اسلامی کا پابند ہو لیکن بوجہ انکار کسی نبی کے کافر ہو مگر ہو بے خبر۔ تو ایسے شخص کی اقتدار میں بطور استثنی کسی خاص موقعہ پر نماز جائز ہو گی۔ جب تک کہ اس شخص پر اتمام حجت نہ ہو جاوے۔ جیسے کہ دوسرے اہل کتاب کے لئے بعض دوسری رعائتیں جائز رکھی گئی ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس طرح حضرت مولویصاحب کا یہ فتوی ہے کہ

"تمام غیر احمدی کافر ہیں کیونکہ وہ نبی اللہ مسیح موعود کے منکر ہیں۔

لیکن بایں ہمہ بے خبر غیر احمدی کے پیچھے حج میں نماز کو جائز قرار دیا ہے۔ اسی طرح مسیح موعود نے بھی اگرچہ حج کے موقعہ خاص پر بے خبر غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کے جواز کا فتوی دیا ہے۔ لیکن بہر حال انھیں کافر ہی قرار دیا ہے۔

(نوٹ) یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حج میں جواز نماز باقتدار امام جو غیر احمدی ہو کا فتوی سنہ ۱۹۰۲ء کا ہے اور یہ فتوی کہ:۔

(۱) "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے" (خط بنام عبد الحکیم)

(۲) جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وہ مکذب و منکر ہے تو گو شریعت نے (جس کی بنا ظاہر پر ہے) اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے۔ اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے پکارتے ہیں" حقیقۃ الوحی ص۱۷۸ سنہ ۱۹۰۷ء کا ہے۔ اور اس آخری فتوے کے بعد حج میں بھی غیر احمدیوں کے پیچھے جواز نماز کا کوئی فتوے حضرت مسیح موعود کا نہیں ملتا۔ والسلام

(خاکسار عمر الدین احمدی)

اطلاع

مضامین بنام ایڈیٹر اور ترسیل زر و خط و کتابت مینجر الفضل کے پتہ پر ہو۔

ایڈیٹر ستارہ صبح کی ظلمت فشانی

مولوی ظفر علی خانصاحب کو سلسلہ احمدیہ سے ازحد حسد و بغض قلبی ہے۔ چنانچہ اس کا اظہار وہ اپنے اخبار کے ذریعہ پبلک پر وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں اور اس میں یہاں تک بڑھ گئے ہیں کہ غلط بیانی جیسے قبیح وصف کے ارتکاب سے بھی باز نہیں رہتے نہ ان کو اپنی پوزیشن کا خیال رہتا ہے۔ نہ خالق و مخلوق کی پرواہ۔ نہ وعید قرآنی دربارہ کذب بیانی کا خوف چنانچہ روزنامہ ستارہ صبح جلد ۱۔ نمبر ۱۔ میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس سے چند فقرہ جات بلفظہ نقل کر کے آپ کی صدق بیانی پر ان کی اپنی زبانی روشنی ڈالی جاتی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

آپ لکھتے ہیں:۔

(۱) "اس تفصیل کے بعد مولانا محمد مولاداد صاحب نے ہم سے پوچھا کہ کیوں صاحب یہاں مولوی ظفر علی صاحب بھی آئے ہوئے ہیں کہ نہیں ...... اس سوال کا جواب برسبیل مزاح بے ساختہ ہمارے منہ سے یہ نکل گیا۔ کہ مولوی صاحب یہاں آئے ہوئے تو یقیناً ہیں..... ..... ہر روز بغرض علاج چھپا کر لائے جاتے ہیں تاکہ ان کو کوئی دیکھ نہ سکے......" "مولانا مولاداد کو ہم نے آخر وقت تک اسی مغالطہ میں رکھا۔ اور کئی دن تک ان کی لاعلمی کی اس شکل میں لطف اندوز ہوتے رہے"

(ستارہ صبح نمبر ۱ ص۲۔ کالم ۳

صداقت پسند ناظرین غور فرماویں۔ اس حوالہ کے فقرہ جات خط کشیدہ پر۔ ابھی خیر گذری۔ کہ یہ مولوی صاحب کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا اگر سوال کا جواب ساختہ دیتے تو خدا جانے کس قدر کذب بیانی اور حرکات لایعنی کے مرتکب ہوتے۔ فقرہ ۲ و ۳ میں مولوی صاحب نے صریحاً جھوٹ بولا۔ نہ تو وہ علاج کے لئے چھپا کر لائے جایا کرتے تھے۔ اور نہ یہ غرض تھی کہ کوئی ان کو دیکھ نہ سکے۔ فقرہ نمبر ۴ سے ظاہر ہے کہ آخر وقت تک مولوی صاحب مغالطہ دیتے رہے۔ گویا عمداً غلط بیانی پر مصر رہے۔ فقرہ نمبر ۵ سے ظاہر ہے کہ یہ کارروائی مولوی صاحب نے کئی دن لطف کے لئے کی۔ یعنی محمد مولاداد سے مولوی صاحب تمسخر اور استہزا کرتے رہے۔ اب ناظرین قرآن کریم پر غور فرماویں کہ اس میں تمسخر اور استہزا کرنا انبیاء اور ان کی جماعت کے ساتھ شیوہ کفار رہا ہے۔ مولوی صاحب خود غور کر لیں کہ استہزاء کرنے والے۔ اور جن سے استہزاء کیا جاوے دونوں کی ازروئے قرآن مجید کیا پوزیشن ہے۔ کیا ہم امید رکھیں۔ وہ قرآن کریم کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں گے اور آئندہ جھوٹ۔ استہزاء اور مغالطہ دہی سے باز آجائینگے۔

(۲) ستارہ صبح نمبر ۱ صفحہ ۲۔ کالم ۳ و صفحہ ۳ کالم اول میں اخبار الفضل کو مقدس آسمانی صحیفہ اور آسمانی گزٹ لکھا ہے۔ جو مولوی صاحب نے محض کذب بیانی کے طور پر لکھدیا ہے۔ ورنہ کوئی احمدی یا ان کا امام حضرت خلیفہ ثانی اخبار الفضل کو آسمانی صحیفہ یا گزٹ نہیں یقین کرتا۔ یہ مولوی صاحب کا جماعت احمدیہ پر محض افترا ہے۔ در اصل مولوی صاحب پبلک کو سلسلہ حقہ کی طرف سے بدگمان کرنے کے لئے ایسی صریح کذب بیانی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

(۳) ستارہ صبح نمبر ۱۔ جلد ۱ ص۲ کالم ۳ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مولانا مولاداد کو شفاخانہ میں آئے ہوئے دوسرا دن تھا کہ ڈاک آئی۔ اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود کے مقدس آسمانی صحیفہ "الفضل" کا ایک تازہ پرچہ لائی۔ اس میں ہماری نسبت ایک مضمون درج تھا۔ اس مضمون کا مفاد حسب ذیل تھا:۔

"جو شخص خاصان خدا کے منہ آتا ہے اللہ کے برگزیدہ ماموریں و مرسلین پر بیباکانہ نکتہ چینی کرتا ہے...... ہم نے ۲۔ جون سنہ ۱۹۱۷ء

کے الفضل میں پیشگوئی کی تھی کہ اگر مولوی صاحب اپنی حرکات سے باز نہ آئیں گے اور توبہ استغفار نہ کریں گے تو ضرور مبتلائے عذاب ہونگے چنانچہ پیشگوئی پوری ہوئی" اور جیسا کہ معاصر المعصر خبر دیتا ہے ۲۳- مئی کو مولوی صاحب کو دیوانے کتے نے کاٹ کھایا ہے"

مندرجہ بالا عبارت کو پڑھ کر ناظرین مولوی صاحب کی چالاکی اور دھوکہ دہی کو خوب غور سے ملاحظہ فرماویں الفاظ "۲- جون ۱۹۱۷ء کو الفضل میں پیشگوئی بھی کی تھی چنانچہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی ...... ۲۳ مئی کو مولوی صاحب کو دیوانے کتے نے کاٹ کھایا ہے"

اس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ۲۳- مئی کو مجھے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ اور ۲- جون ۱۹۱۷ء کو میری نسبت پیشگوئی کی گئی گویا ۱۰ یوم بعد۔

یہ کارروائی صرف بغض قلبی اور بطور عادت کی گئی ہے۔ ورنہ مولوی صاحب اخبار الفضل کا وہ نمبر پبلک میں پیش کریں یا اس کا حوالہ شائع فرمادیں جس میں آپکے شائع کردہ الفاظ بالا بجنسہ موجود ہوں۔

راقم مولوی صاحب کو چیلنج دیتا ہے کہ اگر وہ اخبار الفضل سے یہ الفاظ دکھادیں کہ "ہم نے ۲- جون ۱۹۱۷ء کے الفضل میں پیشگوئی بھی کی تھی" ...... "تو ضرور مبتلائے عذاب ہونگے" "چنانچہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی" تو ایک صد روپیہ بطور انعام ان کی خدمت میں پیش کیا جاویگا۔ پبلک کو مولویصاحب سے ضرور مطالبہ کرنا چاہیئے کہ وہ نمبر الفضل کا پیش کریں جس میں فقرات بالا موجود ہوں۔ ورنہ یہ واقعہ مولوی صاحب کی کذب بیانی کی بین دلیل ہوگا۔

(۴) خلیفہ قادیانی کی راستگوئی کے زیر عنوان بھی کچھ بکواس کرکے نامہ اعمال کو مولوی صاحب ممدوح نے سیاہ کیا ہے حالانکہ ناراضگی صرف آپ کو محمد مولاداد کے مضمون ۳۰- جون ۱۹۱۷ء مندرجہ اخبار الفضل کی نسبت ہے۔ معلوم نہیں مولوی صاحب کے حواس کیوں سلسلہ حقہ کے خلاف لکھتے وقت بجا نہیں رہتے۔ چنانچہ اس کا ثبوت اوپر گذر چکا ہے۔ اب اور سنیئے فرماتے ہیں:-

"ہم اپنے ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ الفضل نمبر ۲۰ جلد نمبر ۴- مورخہ ۳۰ جون ۱۹۱۷ء کا ایک پرچہ ضرور ہی منگائیں۔ اور اس کے چھٹے صفحے کو پڑھیں گے"

حالانکہ الفضل ۳۰- جون ۱۹۱۷ء کے چھٹے صفحے پر خطبہ جمعہ کا مضمون ہے۔ محمد مولاداد کا مضمون صفحہ نمبر ۷ پر ہے۔ اصل امر یہ ہے کہ حالت غیظ میں مولوی صاحب کی بصارت بھی کام نہیں کرتی۔ اس لئے بے دلیل ہی تحریر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن الزام دوسروں کو دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں

"لیکن دلیل کے بغیر اپنے دعاوی کو یکساں آہنگی پیش کر دینا ایک ایسا وصف ہے جس کے لئے قادیان خاص طور پر مشہور ہے"

حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی راستگوئی کے برخلاف مولوی صاحب نے کوئی ثبوت نہیں دیا۔ اور نہ دے سکتے ہیں۔

پھر اگر مولویصاحب محمد مولاداد کے مکالمہ مذکورہ سے انکاری ہیں تو اپنا حلفی طور پر عقیدہ نسبت آمد مہدی موعود شائع فرمادیں کہ ایسا کوئی مہدی نہیں آئیگا جو قتل اور خونریزی کرے۔ اور غیر مذہب کے سلاطین کے لئے فتنہ کا موجب ہو۔ تب دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ آپ کے عقائد اور افعال واقعی مبنی بر وفاداری ہیں۔ لیکن ایسا کرنا آپ کے لئے ناممکن ہے۔

بالآخر مولوی صاحب کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے کہ وہ جھوٹ استہزاء اور دھوکہ دہی سے باز آجائیں۔ انبیاء اور ان کی جماعت سے استہزا کرنا اچھا پھل نہیں لاتا۔ مکذبین اولین۔ اور زمانہ حال کے حالات سے عبرت پکڑیں اور نیز اعتراض جو آپنے کیا یاد رکھیں کہ جس طرح ہر ایک قتل ہونے والے پر تقول کی آیت چسپاں کر کے اسے جھوٹا نبی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ جو مدعی نبوت قتل ہو وہ جھوٹا نبی ہوتا ہے کیونکہ قرآنی مدعیٰ کا "مدعا یہ ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت ضرور قتل ہوتا ہے یہ نہیں کہ جو قتل ہو جائے وہ ضرور جھوٹا نبی بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک وہ جسے دیوانہ کتا کاٹے مکذب اور منکر نہیں ہوتا۔ ہاں ہر مکذب پر عذاب الٰہی ضرور نازل ہوتا ہے۔ لیکن ایسا نہیں کہ ہر ایک وہ جس پر مصیبت نازل ہو وہ ضرور مکذب بھی ہوتا ہو دیکھئے کفار بھی جنگوں میں ہلاک ہوتے تھے۔ اور مسلمان بھی۔ لیکن ان کو جہنمی اور ان کو شہید یقین کیا جاتا ہے۔ پس کتے کے کاٹنے سے تو آپ کو محمد مولاداد سے اسی طرح کی مساوات بقول خود حاصل ہوگئی ہے جو جنگ میں شہید ہونے والے صحابہ اور واصل جہنم ہونیوالے کفار میں تھی۔ لیکن ضبطی ضمانت اور نظر بندی وغیرہ اعزاز جن افعال کے نتیجہ میں آپ کو حاصل ہوئے تھے وہ تو محمد مولاداد میں نہیں۔ اس لئے آپ کا حال ان کے برعکس واقعہ ہے۔ اب آپ عطیہ آزادی گورنمنٹ برطانیہ دام اقبالہا کا شکریہ بجالائیں۔ اور مرسل زمانہ کی شان میں بیہودہ سرائی سے باز آئیں۔ کیونکہ آسمانی گورنمنٹ علیم بذات الصدور ہے اور اپنے مامورین و مرسلین کے ساتھ استہزا کرنیوالوں کو ایک دم میں تباہ و برباد کر سکتی ہے۔ اسلئے آپ ع

"مغرور مشو بر حلم خدا" پر نظر رکھیں۔

(غلام حسین احمدی۔ مقام احمد نگر۔ ضلع گوجرانوالہ)

تصحیح

گذشتہ پرچہ کے صفحہ ۳ پر ایک فارسی مصرعہ باوجود کاتب صاحب کو پڑھا دینے اور پھر کاپی پر غلطی لگا دینے کے ان کی مہربانی سے غلط ہی چھپ گیا۔ جو صحیح اس طرح پر ہے۔

"دیر گیر و سخت گیرد مر ترا"

نیز اسی پرچہ کے دوسرے صفحہ کے حاشیہ پر جو تنسیخ نکاح کے فیصلہ کی خبر درج ہے۔ وہ ریاست بہاولپور کی ہے نہ کہ حیدرآباد سندھ کی۔

(ایڈیٹر)

دعوت الی الخیر

انگلستان میں تبلیغ اسلام

پادری صاحبان کی غلط فہمیاں

ایک پادری صاحب سے گفتگو

باوجود اس قدر ذرائع کے جو اسلام کے متعلق صحیح حالات معلوم کرنے کے لئے پیدا ہو گئے ہیں۔ پادری لوگ غلط فہمیوں کے پھیلانے میں حتی الوسع کوشاں رہتے ہیں۔ ایک لیڈی نے ذکر کیا کہ مجھے آج ہی ایک پادری صاحب ملے ہیں جو بڑے اچھے اور خلیق اور عالم صاحب ہیں انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ مسلمانوں کے مذہب کے مطابق عورتوں کے سر میں دماغ ہی نہیں ہوتا۔ کیا یہ بات درست ہے جب اسے سمجھایا گیا۔ کہ یہ پادری صاحب کا محض افترا ہے اور روحانیات میں مرد اور عورتیں سب برابر دینی ترقی کر سکتی ہیں۔ اور اسلام میں عورتوں کے حقوق بہت زیادہ ہیں بہ نسبت اسکے جو عیسائیوں میں ہیں۔ مثلاً عیسائیوں میں عورتیں اپنے والدین کی جائداد کی وارث نہیں ہوتیں کوئی معاہدہ نہیں کر سکتیں۔ مگر اسلام میں اسکے برخلاف وارث ہوتی ہیں۔ اپنی جائداد کی مالک ہوتی ہیں۔ اپنے معاہدات کر سکتی ہیں۔ تب اُسے بہت ہی حیرانی ہوئی۔ اور پادریوں کی دروغگوئی پر دست بدندان رہ گئی۔

تبلیغ ایک معزز لیڈی اور چند جنٹلمینوں کو تبلیغ کی جا رہی ہے۔ عموماً خط و کتابت کے ذریعہ سے اور بعض دفعہ گفتگو سے انہیں مسائل اسلام سمجھائے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان میں سے بہت جلد بعض اصحاب دین متین اسلام کی قبولیت کا شرف حاصل کرینگے۔ یہاں کی مصروفیتیں اس قدر بڑھی ہوئی ہیں کہ جو اصحاب دین کی طرف توجہ کرنا چاہتے ہیں۔ انکو بہت تھوڑی فرصت اس مطلب کے واسطے حاصل ہوتی ہے بعض دفعہ ایک صاحب اتفاقاً کہیں مل جاتے ہیں۔ اور ان کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ تو پھر مدت گذر جاتی ہے۔ اور ان کے ساتھ ملاقات کا کوئی موقعہ نہیں ہوتا۔

ایک پادری صاحب ایک پادری صاحب چند آدمیوں میں کھڑے ہوئے بڑے زور سے مذہب عیسوی کی تعریف کر رہے تھے۔ اتفاق سے میں وہاں سے گذر رہا تھا میں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر میں نے ان کی بات سنکر کہا۔ صاحب یہ کیسا ہی عمدہ پر اخلاق مذہب ہے جس کا آپ ذکر فرما رہے ہیں۔ کیا آپ مہربانی کر کے مجھے بتلا سکتے ہیں کہ اس مذہب کا نام کیا ہے۔ اور اسکے پیرو دنیا کے کس حصہ میں رہتے ہیں۔ پادری صاحب نہایت اخلاق سے فرمانے لگے۔ اوہو! آپ کو معلوم نہیں؟ اس مذہب کا نام عیسائیت ہے سب یورپ میں عیسائی ہیں۔ ہندوستان میں بھی بہت ہیں۔ میں نے تعجب سے کہا اور عیسائی آپ کی مراد عیسائیت سے ہے۔ جس کی تعلیم آپ ذکر فرما رہے ہیں۔ اور اس تعلیم پر چلنے والے جرمن اور آسٹرین ہیں۔ اور دیگر قومیں ہیں۔ جو جنگ میں مصروف ہیں۔ پادری صاحب نے نہایت افسوس کے لہجہ میں کہا۔ کہ وہ یہ لوگ مسیح کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ میں نے کہا کہ اچھا پھر کوئی کرتا بھی ہے۔ انیس ۱۹ سو سال کی تاریخ گواہی دیتی ہے۔ کہ یہ تعلیم صرف وعظ کرنے کے لئے اور گرجوں میں پڑھنے کے واسطے ہے۔ عملی زندگی میں کوئی اس پر عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔ سوائے چند درویشوں اور فقیروں کے جو دنیا سے قطع کر کے گوشہ گزین ہو گئے ہوں۔

پادری صاحب! اچھا کوئی تو کر سکتا ہے۔ اور کسی نے کیا۔

صادق ۔ تو پھر یہ مذہب ان چند تارکان دنیا کے واسطے تھا جو مسیح کے ساتھ تھے۔ اور صرف اس زمانہ کے لیے تھا یہ عالمگیر مذہب نہیں ہے۔ جسکو ہر کام اور ہر پیشہ کا آدمی اختیار کر سکے۔ اور اپنی روزانہ زندگی میں اس پر عمل پیرا ہو سکے۔

اس پر پادری صاحب خاموش سے رہ گئے۔ اور رخصت ہو گئے۔

عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ
4 Star St.
Edgware Rd. W. 2.
London (England)

النظر

الزہرا وہ خاتون جنت جس نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایسی ماں کی گود اور سرور دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم ایسے باپ کے زیر سایہ پرورش پائی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے جلیل القدر انسان کی رفاقت میں زندگی بسر کی۔ اس کا اسوۂ حسنہ ہماری ماؤں۔ بہنوں۔ بیویوں اور بیٹیوں کے لئے جسقدر دین و دنیا میں کامیاب و کامراں ہونے کا باعث ہو سکتا ہے۔ محتاج بیان نہیں ہے۔ لیکن اس کے لئے ضرورت تھی۔ کہ کوئی اہل قلم بنت الرسول سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کے صحیح صحیح حالات زندگی اس انداز سے قلمبند کرے۔ جو مستورات کے لئے مرغوب اور پسندیدہ ہو۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس کام کو جناب راشد الخیری صاحب نے نہایت عمدگی سے سرانجام دیا ہے اور ملا محمد الواحدی صاحب ایڈیٹر خطیب نے الزہرا کے نام سے چھپوا کر شایع کیا ہے۔ بنت الرسول کے واقعات عمر اور حالات زندگی کو اس پیرایہ میں ترتیب دیا گیا ہے۔ کہ پڑھنے والے کے دل پر خاص اثر ڈالتے ہیں۔ زبان نہایت شستہ اور آسان ہے۔ کتاب ایسی دلچسپ ہے۔ کہ ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ ہمارے خیال میں اس کا مطالعہ مستورات کے لئے بہت مفید اور فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ سبق آموزی کی عادت رکھتی ہوں۔ کتاب کی لکھائی چھپائی اور اغلاط کتابت کی اصلاح کا خاص خیال رکھا گیا ہے ۲۲×۱۸ کے سو صفحہ حجم اور ۱۲ر قیمت ہے۔ مینجر صاحب خطیب کوچہ چیلاں دہلی سے مل سکتی ہے۔

عایشہ صدیقہ رض مندرجہ بالا کتاب کے ساتھ ہی ہم اس نام کی کتاب کا تذکرہ کر دینا بھی مناسب سمجھتے ہیں۔ جو مولوی نیاز محمد صاحب نیاز فتحپوری کے پر زور قلم سے ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی پر لکھی گئی ہے۔ اور ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر رسالہ صوفی نے چھپوا کر شایع کی ہے۔ حضرت عایشہ صدیقہ وہ عظیم الشان خاتون گذری ہیں۔ جن پر ہم حلقہ بگوشان اسلام جسقدر بھی فخر کریں بجا ہے۔ کیونکہ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض سے اس قدر وافر حصہ پایا۔ کہ دنیا کی مستورات کے لئے مشعل ہدایت بن گئیں۔ اور ان کے سبق حاصل کرنے کے لئے عصمت و عفت اخلاق و عادات۔ رحم و

شفقت کے وہ وہ نمونے چھوڑ گئیں کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے دین و دنیا میں کامیابی حاصل ہونا یقینی ہے۔ پھر تمام مسلمانوں پر آپ کا جسقدر احسان ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ قریباً وہ تمام شرعی احکامات جن کا تعلق مستورات کی راز دارانہ زندگی سے ہے۔ اور جن کا معلوم نہ ہونا بڑے نقصان اور خطرات کا موجب ہو سکتا ہے۔ وہ آپ ہی کے ذریعہ حاصل ہوئے ہیں۔ اسلئے آپ کے حالات زندگی آج کل کی مستورات کے مطالعہ میں لانے کی جسقدر ضرورت ہے۔ اس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ اگرچہ کتاب زیر ریویو میں آپ کے سوانح زندگی نہایت اختصار کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ تاہم جسقدر ہیں بہت مفید اور سبق آموز ہیں۔ اسلئے اس کو منگوا کر پڑھنا چاہیئے۔ لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ اور کاغذ بھی چکنا لگایا گیا ہے لیکن افسوس کہ کئی جگہ غلطیاں رہ گئی ہیں۔ ۱۸×۲۲ کے ۱۳۵ صفحے حجم ہے۔ اور بارہ آنے قیمت پر مینیجر صاحب رسالہ صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات سے مل سکتی ہے

فہرست چندہ دہندگان تبلیغ ولایت

(از اکتوبر ۱۹۱۶ء لغایت یکم اگست ۱۹۱۷ء)

گزشتہ سے پیوستہ

مندرجہ ذیل رقوم کی فہرست دفتر ترقی اسلام کی طرف سے ہمارے پاس برائے اشاعت پہنچی ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہو۔ تو وہ براہ راست محاسب صاحب دفتر ترقی اسلام سے خط و کتابت کریں۔ (ایڈیٹر)

۱۲۸ - منشی عبدالعزیز صاحب سہارنپور
۱۲۹ - ڈاکٹر غلام غوث صاحب کھیری
۱۳۰ - شیخ رحمت اللہ رحیم بخش صاحبان تاجر سوگہ
۱۳۱ - منشی محمد محسن صاحب کٹک
۱۳۲ - ہاشم علی صاحب - سنور
۱۳۳ - پروفیسر عبداللطیف صاحب چاٹگام
۱۳۴ - پیر حاجی احمد صاحب ہوشیارپور
۱۳۵ - شیخ عبدالغنی صاحب کنجاہ (گجرات)
۱۳۶ - میاں امام الدین صاحب چک سکری
۱۳۷ - ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب گورنمنٹ ہائی سکول کیمبل پور
۱۳۸ - جماعت کریام
۱۳۹ - جماعت سہارنپور معرفت منشی عبدالعزیز صاحب
۱۴۰ - جماعت کلکتہ معرفت منشی محمد رفیق صاحب
۱۴۱ - جماعت دوالمیال معرفت مولوی کرم داد صاحب
۱۴۲ - جماعت سرگودہ
۱۴۳ - اہلیہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب معرفت بابو احمد حسین صاحب
۱۴۴ - بابو اکبر علی صاحب اکنیر ریلوے مردان
۱۴۵ - سردار امام بخش صاحب - کوٹ قیصرانی
۱۴۶ - تبلیغ ولایت فنڈ - افریقہ
۱۴۷ - اکبر علی صاحب - اکنیر
۱۴۸ - چوہدری عبداللہ خان صاحب بہلول پور
۱۴۹ - میاں چراغ الدین صاحب
۱۵۰ - چوہدری عبداللہ خان صاحب داتہ زید کا
۱۵۱ - منشی عبداللہ خان صاحب - سیالکوٹ
۱۵۲ - ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب -
۱۵۳ - چوہدری حاکم علی صاحب
۱۵۴ - میاں محمد دین صاحب ٹیلر ماسٹر
۱۵۵ - ملک شیر محمد خان صاحب - کوٹ رحمت خان
۱۵۶ - چوہدری فتح محمد صاحب معہ اہلیہ خود
۱۵۷ - میاں شمس الدین صاحب تاجر چرم لاہور
۱۵۸ - ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب پانی پت
۱۵۹ - چوہدری ظفر اللہ خان صاحب
۱۶۰ - سیٹھ غلام غوث صاحب حیدرآباد دکن
۱۶۱ - میاں نبی بخش صاحب تاجر پشمینہ امرتسر
۱۶۲ - ڈاکٹر امیر الدین صاحب امرتسر
۱۶۳ - شیخ رحمت اللہ صاحب سب ڈویژنل آفیسر
۱۶۴ - ڈاکٹر غلام غوث صاحب
۱۶۵ - خان محمد علیخان صاحب
۱۶۶ - مرزا برکت علی صاحب
۱۶۷ - میاں فضل کریم صاحب
۱۶۸ - میاں عبدالکریم صاحب
۱۶۹ - اہلیہ سیٹھ غلام غوث صاحب
۱۷۰ - میاں خدا بخش صاحب لاہور
۱۷۱ - مشتاق حسین صاحب - سیالکوٹ
۱۷۲ - شیخ فضل حق صاحب
۱۷۳ - میاں عبداللہ خان صاحب
۱۷۴ - میاں کریم بخش صاحب تیجہ کلاں
۱۷۵ - اہلیہ چوہدری فتح محمد صاحب - قیمت زیور
۱۷۶ - منشی محمد حسین صاحب پٹواری
۱۷۷ - جماعت لودیانہ
۱۷۸ - اہلیہ ڈاکٹر غلام حسین صاحب
۱۷۹ - میاں فضل الٰہی صاحب کنجاہ
۱۸۰ - جماعت کٹک
۱۸۱ - جماعت جھنگ
۱۸۲ - جماعت بنول
۱۸۳ - مولوی انوار حسین خان صاحب ہردوئی
۱۸۴ - منشی عبدالعزیز صاحب گوجرہ
۱۸۵ - ڈاکٹر غلام غوث صاحب لکھیم پور
۱۸۶ - میاں محمد نسیم صاحب کانپور
۱۸۷ - جماعت جہلم
۱۸۸ - جماعت ٹھٹھہ
۱۸۹ - شیخ عطاء اللہ صاحب ملکوال
۱۹۰ - معرفت حضرت صاحب منجانب نامعلوم الاسم
۱۹۱ - بابو فضل الدین صاحب خیرپور ٹامیوالی
۱۹۲ - منشی محمد بشیر الدین صاحب گرداور راٹھ
۱۹۳ - منشی غلام نبی صاحب اودھووال
۱۹۴ - منشی ہاشم علی صاحب گرداور
۱۹۵ - میاں محمد دین صاحب شادیوال
۱۹۶ - جماعت بجے پور
۱۹۷ - " رام پور
۱۹۸ - جماعت میرٹھ معرفت شیخ عبدالرشید صاحب
۱۹۹ - جماعت شاہ پور معرفت منشی منظور احمد صاحب
۲۰۰ - میاں رحمت اللہ صاحب بگول

ہنگامۂ یورپ

زیبرج پر برطانوی گولہ باری۔ لنڈن ۲۲۔ اگست ایمسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ "ٹیلیگراف" کا بیان ہے کہ برطانوی جنگی جہازوں نے زیبرج پر گولہ باری کی

اتحادی لائن آگے بڑھائی گئی۔ لنڈن ۲۳۔ اگست آج سہ پہر کو سر ڈگلس ہیگ کا بھیجا ہوا کمیونیک مظہر ہے کہ تھیپول کے جنوب مغرب میں ہم نے اپنی لائن آگے بڑھائی اور لانگ مارک کے مشرق میں ایک حملہ کلدار توپوں کی آگ سے مسترد کر دیا۔ لمبارٹز ائیڈ کے جوار میں دشمن نے ہماری چوکیوں پر حملہ کیا۔

زیبرج پر ہوائی حملہ۔ لنڈن ۲۳۔ اگست محکمہ بحری کا بیان ہے کہ کل صبح کو بحری ہوائی جہازوں نے زیبرج کے جہازوں اور باتریوں اور گستائل کے ہوائی مستقر پر بم گرائے۔ سب آئے صحیح و سالم واپس آئے۔

فرانسیسی محاذ پر خاموشی۔ لنڈن ۲۳۔ اگست ایک فرانسیسی کمیونیک مظہر ہے کہ آج ہمارے محاذ پر خاموشی رہی۔ دریائے سوم کے دونوں کناروں پر طرفین سے توپخانہ سرگرم کار رہا۔

اطالوی کامیابیوں کا آسٹروی اعتراف۔ لنڈن ۲۱۔ اگست۔ ایک آسٹرین کمیونیک مورخہ دیروزہ مظہر ہے کہ آرزہ کے جنوب میں حملہ کر کے دشمن نے ہمارے محاذ کو خفیف سا پیچھے ہٹا دیا۔ ہمارے سپاہی جب تک بالکل گھر نہیں گئے اپنی جگہ پر قائم رہے۔ اور اس کے بعد راستہ نکال کر ہٹ آئے۔ کارسو میں دشمنوں نے بہت سا نقصان برداشت کر کے سیلو کے ویران موضع پر قبضہ کر لیا۔

مزید اطالوی ترقی۔ لنڈن۔ ۲۲۔ اگست۔ ایک اطالوی سرکاری لاسلکی کمیونیک مظہر ہے کہ محاذ جولین کے شمال اور جنوب میں ہم نے ترقی کی۔ ہماری فوجوں نے جوابی حملوں کو مسترد کیا اور ڈاسو فیتی کے جنوب مشرق کے استحکامات پر قبضہ کر لیا۔ ۱۶۰۰ آدمی اور ۲۵

افسران کل تک ہم نے قید کئے۔ ہمارے آلات ہوائی اور ہوائی جہازوں نے دشمن پر ۱۲ ٹن بم گرائے

روس میں دشمن کے حملے بے ترتیبی سے مسترد کئے گئے

لنڈن ۲۲۔ اگست ۲۱۔ کا روبالوی کمیونیک مظہر ہے کہ وادی سمیتا کے شمال میں دشمن کے حملوں نے ہم کو تھوڑا پیچھے دھکیل دیا۔ لیکن ایک بہت سخت جوابی حملہ کر کے ہم نے انہیں وادی سمیتا اور بینیو کے جنوب مشرق سچورن تک پیچھے ہٹا دیا۔ اب تک ۵۰۰ قیدی ہمارے ہاتھ آئے ہیں۔ سلانیکو اور ٹروسین کے مابین دشمن کے سخت حملے ہر جگہ بے ترتیبی سے مسترد کر دیئے گئے۔

آسٹروی پسپائی۔ لنڈن ۲۳۔ اگست ایک آسٹروی سرکاری لاسلکی کمیونیک مظہر ہے کہ کہنیں کے مشرق میں ہم نے موضع کو بہت سخت جنگ کے بعد چھوڑ دیا۔ محاذ کارسو پر بھی ہمیں ساتھ ہی کئی مقام سے ہٹ آنا پڑا۔

روسی پسپائی۔ لنڈن ۲۴۔ اگست۔ ایک روسی لاسلکی کمیونیک مظہر ہے کہ ہم غنیم کے دباؤ کی باعث ٹکم کی طرف ہٹ آئے۔ غنیم زبوریہ کے دمدموں کی طرف گھس آیا لیکن ایک جوابی حملہ نے اسکو فی الفور خارج کر دیا غنیم نے جزلودٹز کے شمال مغرب کی طرف ایک بلندی پر قبضہ کر لیا۔ لیکن ہمارے جوابی حملے نے اس موقع کی پوزیشن بدستور بحال کر دی۔ اوکنا کی طرف لڑائی جاری ہے رومانویوں نے سوویا میں غنیم کے حملے مسترد کر دیئے جرمنوں نے توسکانی کی طرف ناکامی سے حملے کئے۔

ریگا کے محاذ پر جرمن پیشقدمی۔ لنڈن ۲۴۔ اگست تکوم سے کیمرن تک خط میں روسیوں کے سوار مقدمۃ الجیش کو بھگا دینے کے علاوہ جرمن کالیٹیم سے بھی حملہ کر رہے ہیں جو ریگا سے ۳۰ میل مغرب اس سڑک پر ہے جو شولک اور دریائے ابا اور ترول کے دلدل کے درمیان ہو کر ریگا کو جاتی ہے۔ انھوں نے روسیوں کے اگلے استحکامات پر قبضہ کر لیا۔ اور روسی ایک یا دو میل شمال کی طرف ہٹ آئے۔ یہ کہنا بہت قبل از وقت ہے کہ یہ حملہ کسی بڑے پیمانہ پر ترقی کر جائیگا۔ جیسا کہ حال ہی میں جنرل کارنیلاف

نے شبہ ظاہر کیا ہے

مسٹر مانٹیگو وسط سرما میں آئینگے۔ لنڈن ۲۳۔ اگست "ایوننگ نیوز" کو انڈیا آفس سے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے مسٹر مانٹیگو دو ماہ تک انگلستان نہ چھوڑ سکینگے۔ اور غالباً ہندوستان وسط سرما تک آجائیں گے اور موسم بہار کے شروع ہوتے ہی انگلینڈ واپس پہنچ جائیں گے۔

حجاز میں عربوں کی کامیابیاں۔ لنڈن ۲۲۔ اگست اس بات کی اطلاعیں ملی ہیں کہ عربوں نے بہت وسیع کارروائیاں کی ہیں۔ مدینہ منورہ کے شمال میں انھوں نے ریلوے کا ایک حصہ تباہ کر دیا۔ (۴) ترکی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور اکثر اوقات اپنے سے زیادہ فوجوں پر حاوی رہے۔ اور صرف معان کے ضلع میں دشمن کے ۷۰ آدمی مارے اور ۷۰۰ قید کئے۔ اور ۴ توپیں حاصل کیں یہ بالکل ظاہر ہے کہ بادشاہ حجاز اتحادیوں کا حامی ہے۔ یہ بات یقیناً دشمنوں کو پریشان کرے گی۔ عربوں کی سرگرمی بظاہر معاونت حاصل کر رہی ہے اور مشرق کی طرف پھیلتی جاتی ہے۔

سالونیکا میں دوسری آتشزدگی۔ لنڈن ۲۳۔ اگست ایتھنس کے ایک تار میں مرقوم ہے کہ سالونیکا میں ایک جدید آتشزدگی ہو گئی ہے اور اب تک ایک ہزار مزید مکانات تباہ ہو گئے۔

ہندوستان کی خبریں

امپیریل کونسل کا آئندہ اجلاس۔ امپیریل کونسل کا آئندہ اجلاس ۵۔ ستمبر کو ہوگا جس میں پٹنہ یونیورسٹی کے مسودہ قانون پر منتخب کمیٹی کی رپورٹ بھی شائع کیجائیگی۔

ایک روپیہ کا نوٹ ایک روپیہ کے لاکھ نوٹ لنکا میں پہنچ چکے ہیں اور وہاں ان کا چلن ۲۰۔ اگست سے شروع ہے۔ یہ نوٹ سبز رنگ کے ہیں اور ان پر جا بجا ایک روپیہ لکھا ہوا ہے۔

راجہ غلام حسین۔ ایڈیٹر نیو ایرا لکھنو ۲۵۔ اگست کو لکھنؤ میں فوت ہو گئے۔

توسیع میعاد کی درخواست سپاہ تحفظ ہند کی پنجاب سنٹرل کمیٹی نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ فوج

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی - پرنٹر - پبلشر ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا